

محجوب سبحانی صاحبِ شریح عبد القادر جیلانی

کی مشہور و معروف تصنیف

# غُنَّةُ الطَّالِبِينَ

کا

سلیس و رہنما و اردو ترجمہ مع حواشی

مترجم

امان اللہ خاں آرمان سرحدی

ناشر

جسیم بک ڈپو، ۴۰۱، میا محل، جامع مسجد، دہلی ۲

فَالصَّلَاحُ قَدِيبَتْ حِفْظُكَ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ  
نیک بیماں فرماں بردار میں خیال کھنے والی ہیں تجھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت

لڑکیوں اور عورتوں کو  
اس آیت کے مضمون پر عمل کرنا طریقہ بتلانے کے لیے یہ سارا مضمون



حصہ ہفتم

اور اس کے مجموعہ میں مستورات کی تمام ضرورتیں، عقائد و  
مسائل خلاق، ادب، معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مُصَنَّف: حکیم الامتہ حضرت علامہ اشرف علی تھانویؒ

جسلیم بک ڈپو

۴۰۱، میا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶



## تلج بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب

آداب اور اخلاق اور ثواب اور عذاب کے بیان میں

## عبادتوں کا سنوارنا وضو اور پانی کا بیان

عمل ۱۔ وضو اچھی طرح کرو، گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔

عمل ۲۔ تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔

عمل ۳۔ پانچاں پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرو، نہ پشت کرو۔

عمل ۴۔ پیشاب کے چینٹوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

عمل ۵۔ کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے۔

عمل ۶۔ جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔

عمل ۷۔ پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔

عمل ۸۔ جب سوکر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو۔

عمل ۹۔ جو پانی ہو پے گرم ہو گیا ہو اسکو مت برتو اس سے برس کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید فیض داغ ہوجاتے ہیں

باب

## نماز کا بیان

عمل ۱۔ نماز اچھے وقت پر پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو، جی لگا کر پڑھو۔

عمل ۲۔ جب سچے سات برس کا ہو جاؤ اسکو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو بار کر (نماز) پڑھو۔

عمل ۳۔ ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اسکی پھول پتیاں دھیان لگ جائے۔

عمل ۴۔ نمازی کے آگے کوئی آٹا نہ پانی نہ تیل نہ کچھ نہ ہو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ لو اور اس چیز کو دائیں

یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو۔

عمل ۵۔ فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اسجگہ سے سہٹ کر سنت نفل پڑھو۔

عمل ۶۔ نماز میں ادھر ادھر مت کیو، اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو۔

عمل ۷۔ جب پیشاب یا نچا کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو۔

عمل ۸۔ نفلیں اور وظیفہ اتنے شرف کر جس کا نباہ ہو سکے۔

## موت اور مصیبت کا بیان

باب

عمل ۱۔ اگر پرانی مصیبت یا آجائے تو لا ایلہ الا اللہ و لا حول الا باللہ پڑھ لو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔

عمل ۲۔ رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر لا ایلہ الا اللہ و لا حول الا باللہ پڑھ لیا کرو ثواب ملے گا۔

## زکوٰۃ اور خیرات کا بیان

باب

عمل ۱۔ زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جاتے جو مانگتے نہیں آبرو تھا مے گھروں میں بیٹھے ہیں۔

عمل ۲۔ خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرمناؤ جو توفیق ہو دے دو۔

عمل ۳۔ یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ کے کر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے وفاقی خیر خیرات کرتی رہو۔

عمل ۴۔ اپنے رشتہ داروں کو دینے سے ہر ثواب سے، ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کھانے کا۔

عمل ۵۔ غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

عمل ۶۔ شوہر کے دل سے تمہنی خیرات مت کرو کہ اسکو ناگوار ہو۔

## روزے کا بیان

باب

عمل ۱۔ روزے میں بیہودہ باتیں کرنا، لڑنا بھڑنا بہت بُری بات ہے اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔

عمل ۲۔ نفل روزہ شہر سے اجازت لے کر رکھو جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔

عمل ۳۔ جب مسلمان شریف کے دس دن رہ بائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو۔

## قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

باب

عمل ۱۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھر اکرم مت چھوڑ دو۔ پڑھے جاؤ۔ ایسے شخص کو دوسرا ثواب ملتا ہے۔







اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سنے تو اُلٹ کر جواب مت دونا رض نہ ہو۔

معاملہ ۶۔ ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بُری بات ہے۔

معاملہ ۷۔ مزدور سے کام لے کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔

معاملہ ۸۔ قحط کے دنوں میں بعض لوگ اپنے یا پرانے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں ان کو نوٹھی غلام بنانا حرام ہے۔

معاملہ ۹۔ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دے دی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا نمک دے دیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اُس نے دے دیا۔

معاملہ ۱۰۔ پانی پلانا بڑا ثواب ہے جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا۔ اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی شے کو زندہ کر دیا۔

معاملہ ۱۱۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو تو یا تو دو چار آدمیوں سے اسکو ذکر کر دیا لکھوا کر رکھ لو شاید مر مر آجاؤ تو تمہارے ذمہ کسی گناہ نہ جائے۔

باب

## نکاح کا بیان

معاملہ ۱۔ اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو۔ دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو چاہے آجکل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا ہے گا۔

معاملہ ۲۔ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت مثل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بُری بات ہے اگر اس کا دل اگیا تو پھر روتی پھریگی۔

معاملہ ۳۔ اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا بیٹا آچکا ہو اور کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کیلئے بیٹا مت بھیجو، ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا آدمی جواب دے دے تب تم کو درست ہے۔

معاملہ ۴۔ میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا ساتھوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدا نے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ اکثر دوا دوا دواہن اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

معاملہ ۵۔ اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلح لے کر گراں موقع کی کوئی خرابی یا بُرائی تم کو معلوم ہو تو اس کو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں۔ ہاں خواہ مخواہ کسی کو بُرا مت کہو۔

معاملہ ۶۔ اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے۔ مگر فتنہ خیز چرچنے کو دنیا کی زمینیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

## کسی کو تکلیف دینے کا بیان

باب

معاملہ ۱۔ جو شخص پورا حلیم نہ ہو اسکو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جہیں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہو گا۔

معاملہ ۲۔ دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہے ہنسی میں ہو منع ہے شاید ہاتھ سے نکل پڑے۔

معاملہ ۳۔ چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کر کے دو یا چار پائی وغیرہ پر رکھ دو دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھالے۔

معاملہ ۴۔ کتے بلی وغیرہ کسی جائز چیز کو بند رکھنا جس میں وہ ٹھوکا پیاسا ترپے بڑا گناہ ہے۔

معاملہ ۵۔ کسی گنہگار کو طعنہ دینا جبری بات ہے۔ ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔

معاملہ ۶۔ بے خطا کسی کو گھوڑا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں۔ دیکھو جب گھوڑا تمک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو پانک ڈرانا کتنی بُری بات ہے۔

معاملہ ۷۔ اگر جانور ذبح کرنا ہو پھری خوب تیز کر لو۔ بے ضرورت تکلیف نہ دو۔

معاملہ ۸۔ جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو، نہ بہت زیادہ اسباب لادو، نہ بہت دوڑاؤ۔ اور جب منزل پر پہنچو اول جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔

باب

## عاد توں کا سنوارنا۔ کھانے پینے کا بیان

ادب ۱۔ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کسی قیمتی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل کئی طرح کی شیرینی ہو اُس وقت جس چیز کو چاہے جس طرف سے چاہو اٹھاؤ۔

ادب ۲۔ انگلیاں پاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو پکے تو اسکو بھی صاف کر لیا کرو۔

ادب ۳۔ اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اسکو اٹھا کر صاف کر کے کھاؤ شنی مت کرو۔

ادب ۴۔ خربوزے کی پھائیں ہیں یا کھجور دانگور کے دانے ہیں یا ٹھٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اٹھاؤ۔ دو دو ایک دم سے مت لو۔

ادب ۵۔ اگر کوئی چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر مغل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بدبو نہ رہے۔

ادب ۶۔ روز کے خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ اندھاؤ حند مت اٹھاؤ۔



ادب - کھانی کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔

ادب - کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو، اور کئی بھی کر لو۔

ادب - بہت جلد کھانا مت کھاؤ۔

ادب - مہمان کی خاطر کرو۔ اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت بھڑو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔

ادب - کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

ادب - جب کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھاؤ۔ اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اور اگر اپنی ساتحن سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تاکہ وہ شرم کے ماتھے بھوکے نہ اٹھ جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے اٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اس سے عذر کرو۔

ادب - مہمان کو دروازے کے پاس تک پہنچانا سنت ہے۔

ادب - پانی ایک سانس میں مت پیو تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کرو اور دم اللہ کے پیادہ پاؤں کو نہ چومو۔ جس برتن سے زیادہ پانی آجائے کاشبہ ہو یا جس برتن کا اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ اس میں شاید کوئی کیر کا بنا ہو ایسے برتن سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔

ادب - بے ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔

ادب - پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے داہنی طرف ہو اسکو پہلے دو اور وہ اپنے داہنی طرف والی کو دے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان، عطر، مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے۔

ادب - جس طرف سے برتن ٹوٹ رہا ہے اُدھر سے پانی مت پیو۔

ادب - شروع شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو۔ اور شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کر دو۔ اور چوڑھے کی آگ بجھا دو یا دبا دو۔

ادب - کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کے بھیجو۔

## پہننے اور ڈھننے کا بیان

باب

ادب - ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ رشتائی وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے اٹھ نکالنے میں مشکل ہو۔

ادب - کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً داہنی آستین، داہنا پانچ، داہنی جوتی اور بائیں طرف نکالو۔

ادب - کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھو گناہ مٹاتے ہیں۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ

ادب - ایسا لباس مت پہن جو جس میں بے پردگی ہو۔

ادب - جو امیر عورتیں بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتی ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

ادب - پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔

ادب - کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیللا پہنو۔ بیچ کی راس رہو اور صفائی رکھو۔

ادب - بالوں میں تیل لگھمی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی دھن میں مت لگی رہو۔ بالوں میں مہندی لگاؤ۔

ادب - سرمہ تین تین ملائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔

ادب - گھر کو صاف رکھو۔

## بیماری اور علاج کا بیان

باب

ادب - بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔

ادب - بیماری میں بد پرہیزی مت کرو۔

ادب - خلاف شرع تعویذ گٹھ، ٹوٹکے ہرگز استعمال مت کرو۔

ادب - اگر کسی کو نظر لگ جائے تو جس پر شبہ ہو کہ اسکی نظر لگی ہے مسکنہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور دستبند کا موقع دھلو اگر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈالو جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔

ادب - جن بیماروں کو دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا غن یا بڑبڑانا ایسے بیمار کو پا پیسے کے خود سے الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

## خواب دیکھنے کا بیان

باب

ادب - اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بائیں طرف تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور کھٹ بدل لو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا۔

ادب - اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عقل مند و متہارا چاہنے والا ہو تاکہ بڑی تعبیر نہ دے۔

ادب - بھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔



باب ۱۳

## سلام کرنے کا بیان

ادب ۱۔ آپس میں سلام کیا کرواں طرح "السلام علیکم" اور جواب اٹھ کر دیا کرواں سلام اور سب طریقے وابیات ہیں۔  
ادب ۲۔ جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ادب ۳۔ جو کوئی دوسرے کا سلام لے کر جواب دے "علیہم وعلیکم السلام"

ادب ۴۔ اگر کوئی آدمیوں میں سے اپنے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔ اسی طرح ساری محفل میں ہو گیا۔ جواب دیدار وہ جی ہر کی طرف سے ہو گیا۔ رائیخہ ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اس کو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے جائیں مسلمانوں کے جو پچھے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو بھی گھر کی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہیئے بلکہ شرعی طریقے پر استنادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہیئے۔ اگر استاد کافر ہو تو اس کو صرف سلام یا التسلام علی من اتبع الهدی کہنا چاہیئے۔ کافروں کیلئے اسلام علیکم کے الفاظ استعمال نہ کرنا چاہئیں سب مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے۔ "ای

باب ۱۴

## بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان

ادب ۱۔ بن ٹھن کر اتراتی ہوئی مت چلو۔

ادب ۲۔ اٹھتی مت لیٹو۔

ادب ۳۔ ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔

ادب ۴۔ کچھ دُشوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔

ادب ۵۔ اگر تم کسی لاجاری کو باہر نکلو تو شرک کے کنا سے کنا سے چلو۔ بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے۔

باب ۱۵

## سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان

ادب ۱۔ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔

ادب ۲۔ کوئی عورت محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور قتل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئے گی ایسی حالت میں اس جگہ کسی اور کے نہ بیٹھنا چاہیئے وہ جگہ اُسی کا حق ہے۔

ادب ۳۔ اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں بیٹھیں ہوں تو ان کے بیچ میں جاکر مت بیٹھو۔ البتہ اگر وہ خوشی سے بیٹھیں اور کچھ باتیں کریں

ادب ۱۔ جو عورت تم سے ملنے آئے اس کو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔

ادب ۲۔ محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔

ادب ۳۔ جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھو اور پست آواز سے چھینکو۔

ادب ۴۔ جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ اگر نہ رُکے تو منہ ڈھانک لو۔

ادب ۵۔ بہت زور سے مت مہنو۔

ادب ۶۔ محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پھیلا کر مت بیٹھو۔ عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو۔ کوئی بات موقع کی ہو بول چال

جی لو۔ البتہ گناہ کی بات مت کرو۔

ادب ۷۔ محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

باب ۱۶

## زبان کے بچانے کا بیان

ادب ۱۔ بے سوچے سمجھے کوئی بات مت کہو جس سے چکر لپٹیں ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح جبری نہیں تھ بولو۔

ادب ۲۔ کسی کو بے ایمان کہنا یا ٹیوں کہنا کہ غلامی پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی

خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے جس کو کہا گیا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پندھکار لوٹ کر اس کہنے والی پر پڑتی ہے۔

ادب ۳۔ اگر تم کو کوئی بیجا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہو گی۔

ادب ۴۔ دو ٹی بات نہ دیکھے کی مت کرو کہ اُسکے منہ پر اُنکی سی اور اُسکے منہ پر اس کی سی۔

ادب ۵۔ چغلی خوری ہرگز مت کرو، نہ کسی کی چغلی سُنو۔

ادب ۶۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔

ادب ۷۔ خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو اور بیٹھتی ہی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔

ادب ۸۔ کسی کی غیبت ہرگز بیان مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے بیٹھ چھپے اسکی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اسکو

سچ ہو جائے وہ بات سچی ہی ہو۔ اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اس میں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔

ادب ۹۔ کسی سے بحث مت کرو، اپنی بات کو اونچی مت کرو۔

ادب ۱۰۔ زیادہ مت مہنوس سے دل کی رونق بیاڑ رہتی ہے۔

ادب ۱۱۔ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے محاف نہ کر اسکو تو اس شخص کے لئے دُعا کے منفرت کیا کرو۔ امید ہو کہ قیامت میں اس



ادب ۱۔ جھوٹا وعدہ مت کرو۔

ادب ۲۔ ایسی ہنسی مت کر جس سے دُوسرا ذلیل ہو جائے۔

ادب ۳۔ اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ۔

ادب ۴۔ شعر اشعار کا دھندا مت لکھ البتہ اگر مضمون خلافِ شریع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز کو کبھی کبھی کوئی غایانِ صحت کا شعر لکھ کر بھی

ادب ۵۔ سنی سنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو۔ کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

## متفرق باتوں کا بیان

باب ۲

ادب ۱۔ خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو۔

ادب ۲۔ زمانے کو بُرا مت کہو

ادب ۳۔ باتیں بہت چبا کر مت کرو، نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو ضرورت کے قدر بات کرو۔

ادب ۴۔ کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔

ادب ۵۔ کسی کی بُری صورت یا بُری بات کی نقل مت آمارو۔

ادب ۶۔ کسی کا عیب نہ کیو تو اسکو چھپاؤ گاٹی مت پھرو۔

ادب ۷۔ جو کام کرو سو کچلا انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔

ادب ۸۔ کوئی تم سے مشورہ لے تو وہی صلاح دو جو کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔

ادب ۹۔ غصہ جہاں تک ہو سکے روکو۔

ادب ۱۰۔ لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کر لو اور نہ قیامت میں بُری مصیبت ہوگی۔

ادب ۱۱۔ دُوسروں کو بھی نیک کلام بتلائی رہو۔ بری باتوں سے منع کرتی رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو

کہ یہ اپنا پہنچائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بُری بات کو بُری سمجھتی رہو اور بدول چاری کے ایسے آدمیوں سے دُلو۔

## دل کا سنوارنا۔ زیادہ کھانے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج

باب ۱

بہت سے گناہ بیٹ کے زیادہ پالنے سے ہوتے ہیں۔ اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو۔ مزید کھانے کی پابندی ہو اور

سے بچو۔ حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لہتے کی جھوک رکھ کر کھاؤ۔ اس میں بہت سے فائدے ہیں ایک قبولِ صاف رہنا ہے

جس سے خدا نے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدا نے تعالیٰ کی محبت برپا ہوتی ہے۔ دُوسرے دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دُعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے۔ تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی۔ چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا غضب یاد آتا ہے اور اسوجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے۔ چھٹے طبیعت ملکی رہتی ہے۔ نیند کم آتی ہے تہجد اور دُوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی۔ ساتویں جھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔

## زیادہ بولنے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج

باب ۱

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صد گناہ میں پھنس جاتا ہے۔ جھوٹ اور غیبت اور کو سنا کسی کو طعنہ دینا۔

اپنی بڑائی جتلاتا۔ خواہ مخواہ کسی سے سخاوت بخشی لگاتا۔ امیدوں کی خوشامد کرتا۔ ایسی ہنسی کرتا جس سے کسی کا دل ٹکے۔ ان سب باتوں

سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے۔ اور اسکو روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جہاں آتے ہی نہ

کہنے بلکہ پہلے خوب سوچ سمجھ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے یا یہ کہ گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ اگر وہ بات ایسی

ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کر لو اگر اندہ سے نفس تقاضا کرے تو اسکو ٹول سمجھاؤ کہ اسوقت تھوڑا سا

جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر گناہ ہے

نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ چُپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو تھوڑے دنوں

میں بُری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو۔

جب تنہائی ہوگی خود ہی زبان خاموش رہے گی۔

## غصے کی بُرائی اور اس کا علاج

باب ۱

غصے میں عقل ٹھکانے نہیں ہوتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اسلئے زبان بھی بھانپنا نکل جاتا ہے اور بات تھوڑی بھی زیادتی جاتی

ہے اسلئے اسکو بہت روکنا چاہیے اور اسکو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کہے کہ جس غصہ آیا ہے اسکو اپنے دُور سے فوراً ہٹاؤ

کہ وہ نہ بیٹھے تو خود اسجگہ سے اٹھ جائے۔ پھر سوچے کہ جس قدر شخص میرا قصور وار ہے اس کو زیادہ میں خلیے تعالیٰ کی تصور اڑاؤں اور جیسا

کہہ پاتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہیے کہ میں اسکا قصور معاف کر دوں اور زبان سے اعتذار مانگ کر

میرے اور اپنی بی لے یا وضو کر لے اس سے غصہ جاتا رہے گا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اسوقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینی مناسب



معلوم ہو، مثلاً سزا دینے میں اسی قصور وار کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اسکو سزا دینا ضرور ہے اور یا سزا دینے میں کسی کو سزا دینا ضرور ہے جیسے اس شخص نے کسی ظلم کیا تھا۔ اب غلام کی مدد کرنا اور اسکو واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اسلئے سزا کی ضرورت ہے۔ تو اول خوب سمجھ لے کہ اس شخص کی کتنی سزا ہونی چاہیے جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جائے تو اسی قدر سزا دے دے چند روز اس طرح غصہ روکنے سے بچو تو قابو میں آجائے گا تیزی رنگی اور کینہ بھی اسی غصے سے پیدا ہوا ہے۔ جب غصہ کی مہلح ہو جائیگی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

## باب ۲۵ حسد کی بُرائی اور اس کا علاج

کسی کو کھانا پینا یا بھلا یا بھلا کر دل میں بھلا اور رنج کرنا اور اسکو زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بُری چیز ہے۔ اس میں گناہ بھی ہے ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گذرتی ہے غرض اسکی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اسلئے اس آفت سے بچنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے اور علاج اسکا یہ ہے کہ اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھی کو نقصان اور تکلیف ہے۔ اس کا کیا نقصان ہے۔ اور وہ میرا نقصان ہے کہ میری نیکیاں بڑا ہو رہی ہیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور وہ اسکی بے کھد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلا شخص اس نعمت لائق نہ تھا اسکو نعمت کیوں دی تو یوں سمجھو کہ تو اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہو گا اور تکلیف ظاہری ہے کہ ہمیشہ رنج و غم میں رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہے گی بلکہ اسکا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اسکو پاس چلی جائیں گی جب ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کہو کہ اپنے دل پر جو کچھ جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دُور مٹو کہ رو برو اسکی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسکو پاس ایسی ہی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اسکو دینی دیں۔ اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اسکی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی کہ نہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا۔

## باب ۲۶ دُنيا اور مال کی محبت کی بُرائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بُری چیز ہے کہ جب دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماؤ گی۔ کیونکہ ایسے شخص کو تو دنیا ہی اُوپر ترجیح ہے کہ وہ دیکھ کر اس طرح آئے اور کیونکہ جمع ہو۔ زیور کپڑا ایسا ہونا چاہیے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہیے۔ اتنے برتن ہونا چاہیے اتنی چیزیں ہونا چاہیے۔ یا گھر بنا چاہیے۔ باغ لگانا چاہیے جائیداد خریدنا چاہیے جب رات دین دل اسی میں رہا پھر خدا تعالیٰ

کیا کرے کہ محبت کہاں ملے گی۔ ایک بُرائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اسکی محبت جم جاتی ہے تو مر خدا کے پاس جانا اسکو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ تم نے ہی یہ سارا عیش جانا رہے گا۔ اور کبھی غامض سے وقت دنیا کا چھوٹا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو تو بر تو بر اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بر ہوتا ہے۔ ایک بُرائی اس میں ہے کہ جب آدمی دنیا میں کھنے کے بھیجے پڑتا ہے پھر اسکو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ زاپنا اور پراپتی سوچتا ہے۔ نہ بخوش اور دعا کی پرواہ ہوتی ہے بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے لیکر بھر لو یہی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ جب ایسی بُری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے سو علاج اس کا ایک ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے۔ پھر اس میں جی لگا لیا فائدہ۔ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔ دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لینا دینا نہ بڑھائے، ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائیداد جمع نہ کرے کا دہار روزگار تجارت مد سے زیادہ نہ چھیلائے۔ ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے غرض سب سامان مختصر رکھے۔ تیسرے فسادِ دل کو نہ کرے کیونکہ فسادِ دل کی عادت کرنے سے آدمی کی حرص جڑ جاتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چوتھے موٹے کمانے، کپڑے کی عادت رکھے۔ پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے۔ میٹھے۔ میٹھوں سے بہت کم ملے۔ کیونکہ آدمیوں سے ملنے میں ہر چیز کی بوس پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑ دی ہے ان کے قصے حکایتیں دیکھ کرے۔ ساتویں جس بزرگ سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اسکو غیرت محسوس یا بیچ ڈالے۔ انتشار اللہ تعالیٰ ان تینوں سے دنیا کی محبت دل سے نکل جائے گی اور دل میں جو دُور دور کی اُمینگیں پیدا ہوتی ہیں ان کو جمع کریں۔ یوں سامان خریدیں یوں اولاد کے لئے مکان اور گاؤں چھوڑ جائیں۔ جب دنیا کی محبت جاتی ہے کسی ایسی اُمینگیں خود دفع ہو جائیں گی۔

## باب ۲۷ کنجوسی کی بُرائی اور اس کا علاج

بہت سے سختی جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے جیسے زکوٰۃ، قربانی، کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا، کنجوسی میں یہ سختی ادا نہیں ہوتے۔ اسکا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے۔ اور کنجوس آدمی سبکی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے۔ جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کس طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہوا، ضرورت پر زور ڈال کر اسکو کسی کو دے ڈالا کرے۔ اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر محبت کر کے اس تکلیف کو سہا لے۔ جب تک



کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نکل جائے یوں ہی کیا جائے۔

## بابت نام اور تعریف چاہنے کی بُرائی اور اس کا علاج

جب آدمی کے دل میں اسکی خواہش ہوتی ہے تو وہ کسی شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے اسکی بُرائی اور بُرائی کی اور دوسرے شخص کی بُرائی اور ذلت سے شکر بھی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا بُرا چاہے۔ اور ایسی یہ بھی بُرائی ہے کہ کبھی باجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا فتنو لہجہ کی کی اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ ہیں نام کی بدلت ہوئے اور دنیا کا نقصان اس میں ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں علاج اس کا ایک یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہینگے نہ میں ہوگی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے قواعد سے ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے مثلاً گھر کی بچی ہونی باہمی روٹیاں بکول کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب بے ہوائی ہوگی۔

## باب ۲۸ غرور اور شیخی کی بُرائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو عظم میں یا عبادت میں یا دنیا داری میں یا حسب نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھا اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر بنانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جہنم میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اسکے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ دُر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا حتیٰ بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ بُرا ماننا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچاتا چاہتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں خود کرے کہ میں مٹی اور زاپاک پانی کی پیدائش ہوں۔ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لیے لیں۔ پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے۔ اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اسکی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائے گی۔ اگر اور زیادہ تہمت نہ ہو تو اپنے ذمے

تمی آدمی باندھی کر لے کہ جب کوئی چھوٹے درجے کا آدمی ملے اسکو پہلے خود سلام کر لیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔

## اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی بُرائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھی یا کچھ زیادہ پرہیز کر اترائی، اگرچہ دوسروں کو بھی بُرا اور کم نہ سمجھی یہ بات بھی بُری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اسکو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر تھیں میں نے خدا سے نعمت ہے، مگر کوئی کمال نہیں اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ! اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

## نیک کام دکھلاوے کیلئے کرنے کی بُرائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوہ اسی طرح ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا۔ ہم رات کو اتنے تھے کبھی اور باتوں میں ملتا ہوتا ہے مثلاً کہیں باتوں کا ذکر ہو۔ باتیں کسی نے کہا کہ انہیں سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا۔ تو اب بات تو ہوئی اور کچھ، لیکن آئی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انہوں نے حج کیا کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سب کی رُبر و تسبیح کے کرنا گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار خور توں کے سامنے ڈرا سنوارنا کر پڑھنا شروع کر دیا کبھی سورت مشکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اذیت دہائی میں ہر وقت اسی عیسان میں ڈوب رہتی ہیں۔ رات کو بہت جاگی ہیں فیند سے آنکھیں بند ہوئی باتیں اسی طرح یہ دکھلاوا اور کبھی کسی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت بُرا ہے۔ قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لئے ہوں ثواب کے بدلے اور اٹھنا مذہب و دین کا ہوگا۔ علاج اسکا وہی ہے جو کہ نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ لیونکر دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو، اور میری تعریف ہو۔

## ضروری بتلانے کے قابل بات

ان بُری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار پرت لینے سے کام نہیں چلتا۔ اور یہ برائیاں نہیں دُور ہوتیں مثلاً



غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ اگر انفس  
سفر گیا ہے بلکہ بہت دفل تک ان علاقوں کو برتے۔ اور جب غفلت ہو جائے انفس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے  
مذتوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی۔

باب ۳۲

## ایک اور ضروری کام کی بات

انفس کے اندر کی مٹنی بڑائیاں ہیں اور اٹھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک اصل طریقہ یہ بھی ہے کہ  
جب انفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اسکو کچھ سزا دیا کرے اور دوسرائیں آسان ہیں کہ شخص کر سکتا ہے۔ اور  
تو یہ ہے کہ اپنے فم کچھ آنے دو اور پیرے جیسی حیثیت ہو جرنے کے طور پر ٹھیلے۔ جب کبھی کوئی بڑی بات ہو یا کر  
وہ جہان غریبوں کو مانٹ دیا کرے۔ اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے دوسری سزا یہ کہ ایک دو وقت کھانا کھایا کرے اللہ تعالیٰ سے  
امید ہے کہ اگر کوئی ان سزائوں کو نباہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ سب بڑائیاں مچھوٹ جائیں۔ آگے ابھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل نہ

باب ۳۳

## توبہ اور اس کا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی گناہ  
گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا۔ طریقہ اسکے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جہاد کے  
ڈرائے گناہوں پر آئے ہیں انکو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دھکے گا۔ ہر وقت چاہیے کہ زبان سے یہی توبہ کرے اور جو گناہ  
روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اسکو قضا بھی کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کر لے یا یاد کرے اور جو توبہ  
ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑے اور روئی کی شکل نہ کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

باب ۳۴

## خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو اور خوف الہی اچھی چیز ہے کہ آدمی اسکی بدلت گناہوں سے بچتا ہے۔ طریقہ اسکا  
وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

باب ۳۵

## اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کیلئے دل بڑھتا ہے  
اور توبہ کرنے کی تہمت ہوتی ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

باب ۳۶

## صبر اور اس کا طریقہ

انفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اسکو صبر کہتے ہیں۔ اور اسکے کئی موقعے  
ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی عین امن کی حالت میں ہو۔ خدائے تعالیٰ نے نصرت دی ہو۔ مال دولت عزت آبرو، نوکر بیکر  
مل اولاد، گھوڑا سوار سامان یا ہو ایسے وقت کا صبر یہ کہ دماغ غریب ہو۔ خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے۔ غریبوں کو حقیر نہ سمجھے  
اسکے ساتھ نرمی اور احسان کرنا ہے، دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ ہر وقت انفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں انفس  
کو ہسی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے۔  
اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ کام کرے انفس کی کوئی غرض نہ ہو۔ دوسرے عبادت کے وقت کم تہمتی نہ ہو جس طرح اس عبادت کا حق ہے اسی طرح  
یاد کرے تیسرے عبادت کے بعد کہ اسکو کسی محروم و ذکر نہ کرے تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے۔ ہر وقت کا صبر یہ ہے کہ انفس کو گناہ سے  
روکے جو محتاج موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے بڑا بجلا کہے ہر وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش  
ہو جائے۔ پانچواں موقع صیبت اور بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز و قریب کے مرنے کا ہے۔ ہر وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے  
خلاف شرع کلمہ نہ کہے بیان کلمہ نہ دے طریقہ شرب کے صبر کا یہ ہے کہ ان سب مقول کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں  
میکے فائدے کے واسطے ہیں اور سوچے کہ جیسے صبر کرنے سے تقدیر تو ملتی نہیں۔ ناحق ثواب بھی کیوں کھو یا جائے۔

باب ۳۷

## شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب ہم کو ایسی ایسی نعمتیں  
میں تو ان کی خوب عبادت کرو! ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے۔ یہ غلام ہے شکر کا۔ یہ ظاہر ہے کہ بندہ  
ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں اگر کوئی صیبت بھی ہے تو اس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت ہے جب  
ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہیے کہ کبھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے بجالاتے ہیں کسی کرنی چاہیے طریقہ اسکا  
یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پر شکر کرے اور اسکی حمد و ثناء کرے اور اسکی حمد و ثناء میں بھی ملنا ہے



باب ۳

## خداے تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ مسلمان کو معلوم ہے کہ بدن خداے تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع ملے نہ کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے اس لیے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے۔ نظر خداے تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید رکھے کہ کسی سے زیادہ دے دے۔ یہ سمجھے کہ بدن خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں طریقہ اسکا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اس مخلوق کے عاجز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

باب ۲۹

## خداے تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھینچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سننا اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کو خیر و آنا یہ محبت ہے طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے اور ان کی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور ان کو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اس کو سوچا کرے۔

باب ۳۰

## خداے تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خداے تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں منہ سے کا فائدہ اور نفع ہے تو ہر بات پر راضی رہنا چاہیئے۔ نہ گجراوے نہ شکایت نہ حکایت نہ کرے طریقہ اسکا یہی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

باب ۳۱

## صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اس میں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہونے تو کھلاوا ہونا ایسا کوئی مطلب ہو جسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اسے کمالاؤ روزہ رکھ لیں۔ یعنی کاؤزہ ہو جائے گا اور بیٹ لگا ہو جائیگا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے اسلئے وضو تازہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی منڈے ہو جائینگے۔ یا کسی سائل کو دیا کہ اس کے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلائی۔ یا سب سچی نیت کے خلاف ہیں طریقہ اسکا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے اگر کسی ایسی بات کا اس میں مل پائے اس سے دل کو صاف کرے۔

باب ۳۲

## مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہو غائب کی بھی اور دل کی بھی اگر بڑا کام ہو گا یا بڑا خیال ہو گا

باب ۳۳

## قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی کے کہے کہ ہم کو کھڑا سا قرآن سننا دیکھیں کیسا پڑھتی ہو تو اس وقت جہاں تک ہو سکتا ہے خوب یاد رکھنا اور کسب حال کر پڑھتی ہو اب دل لیا کر کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کر دے پہلے دل میں یہ سوچ لیا کر کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فراموش کی ہے کہ ہم کو سننا دیکھا پڑھتی ہو اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سن رہے ہیں اور یوں خیال کر دو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سننا اور کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو خوب ہی سمجھا لیا پڑھنا چاہیئے۔ یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو۔ اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو۔ اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر ادھر مٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کو سمجھو چنے کو پھر تازہ کر لو انشا اللہ تعالیٰ اس طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا۔ اگر ایک مدت تک ایسی طرح پڑھو گی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

باب ۳۴

## مناز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر برائوں سوچو کہ میں اب سبحنا انک اللہ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب درجہ تک کہہ رہی ہوں پھر دھیان کر دو کہ اب و تبارک انتماک منہ سے نکل رہا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کر دو پھر الحمد اور سوت میں رکھ لیا کر دو پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سبحنا ربی العظیم کو سوچ سوچ کر کہو بغیر منہ سے جو نکالا دھیان بھی ادھر رکھو یا کسی نماز میں بھی طریقہ رکھو انشا اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئے گا۔

باب ۳۵

## پیری مریدی کا بیان

مرید بننے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقہ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے بتاؤ



کرنے میں کبھی کبھی غلطی ہو جاتی ہے پیر کا خشک راستہ بتلا دیتا ہے۔ جو فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے پہلے نہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک اسکی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بُری بات کی، پیر سے شرمندگی ہوگی۔

تیسرا فائدہ یہ کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی پاتا ہے کہ جو اسکا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں پھر فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا عنف کرتا ہے تو نگار نہیں ہوتا۔ پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ اور بھی بعض فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کافضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو۔ جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں۔ ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے واقف ہو۔ دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھے ہیں ویسے اسکے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو تیسرے کمانے کھانے کے لئے پیری مریدی نہ کرتا ہو۔ چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید جس کا اکثر اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں یا بچوں اس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہتے ہوں چھٹے اسکی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے یہ بات اسکے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو پیر کا یہ پیر تاثیر الہیہ۔ اور ایک آدھ مرید کے بُرے ہونے سے شبہ مت کرو۔ اور تم نے جو سنا ہو گا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے۔ اور دوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے، وہ ایک ٹھیکو کر دیتے ہیں تو یہی طاقی رہتی ہے جو جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام منی کے موافق ہو جاتا ہے۔ وہ اسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ ان تاثیروں کے کبھی دھوکا مت کھانا ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا ملال نہ ہو نہ کرتا ہو۔ بیجا بات سے روک دیتا ہو۔ جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو اس باپ سے پوچھ کر، اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ۔ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مرید مت بنو۔ البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو۔

باب

## اب پیری مریدی کے متعلق باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم ۱۔ پیر کا خوب ادب رکھئے۔ اللہ کے نام لینے کا طریقہ جو جس طرح بتلائے اس کو نبیہ کر کے۔ اس کی نسبت قبول اعتقاد

کے کچھ کہتا فائدہ دل کے درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا۔  
تعلیم ۲۔ اگر مرید کا دل بھی اچھی طرح نہیں سنوارا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کمال پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔  
تعلیم ۳۔ کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیر کی بات دیکھ کر اپنی عقل کے کچھ نہ کرے پیر سے پوچھ لے اور جو کوئی نئی بات بھی یا بڑی دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کر لے۔

تعلیم ۴۔ پیر سے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے کے وقت اسکے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے، رومال یا کسی اور کپڑے سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے۔

تعلیم ۵۔ اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بڑا گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے لیکن اگر کوئی ملکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں۔ اس لئے غلطی نہ ہو تو بڑے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب کرے البتہ اگر وہ اس بیجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے۔  
تعلیم ۶۔ پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اسکو ہر وقت ہمارا سب مال معلوم ہے۔

تعلیم ۷۔ فقیر کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے۔ اسی طرح جو شعر شعار خلاف شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے۔

تعلیم ۸۔ بعض فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیر کی کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ ان کو جو بوجھنا فرض ہے۔  
تعلیم ۹۔ اگر پیر کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اس کو مریدی توڑ دے۔

تعلیم ۱۰۔ اگر اللہ کا نام لینے کی برکت دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی آواز یا روشنی معلوم ہو تو جو اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت تالی نہ ہوگی۔  
تعلیم ۱۱۔ اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اسکا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہوا تو اس سے تنگدل یا پیرت نہ اعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہو تب بعد اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہو کرے مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جائیں کوں مجھ کو خوب رزقا آیا کرے مجھ کو عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو خدا سے تملائے کا شکر بجالائے۔ اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ اترے اگر شرع کی یا بندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں یہ بات البتہ غم کی ہے۔ جلدی ہمت کر کے اپنی حالت درست کرے۔  
تعلیم ۱۲۔ لیکن کسی دوسرے بزرگ کی توہین بزرگ نہ کرے۔ ۱۲۔



اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو تلامذہ اس پر عمل کرے۔

تعلیم ۱۲۔ دوسرے بزرگوں کی یاد دوسرے خاندان کی شان بزرگی ستانی نہ کرے ناوردہ کے مریضوں سے بول کہے کہ ہمارے پیر تبار ہیں۔  
یہ ہمارا خاندان تھا جسے خاندان سے بڑھ کر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندیشہ پیدا ہوتا ہے۔

تعلیم ۱۳۔ اگر اپنی کسی پیر بہن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اسکو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے۔

## باب ۱۲ مرید کو بلکہ مہر سمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیئے

۱۔ ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پچھ کر۔

۲۔ سب گناہوں سے بچے۔

۳۔ اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے۔

۴۔ کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زمان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے کسی کی بُرائی نہ کرے۔

۵۔ مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے پکڑے کھائے۔

۶۔ اگر اسکی خطا پر کوئی ٹوٹے تو اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کر لے۔

۷۔ بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔ وظیفوں میں غفل پڑتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔

۸۔ بہت نہ بنے، بہت نہ بولے، خامس کرنا محرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔

۹۔ کسی سے جھگڑا نہ کرے۔

۱۰۔ شہر کا ہر وقت خیال رکھے۔

۱۱۔ عبادت میں سستی نہ کرے۔

۱۲۔ زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔

۱۳۔ اگر اردوں سے ملنا ملنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے، بڑائی نہ جتلائے۔

۱۴۔ اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔

۱۵۔ بدین آدمی سے دور بھاگے۔

لے پیروں کے بہت سے خاندان ہیں جیسے ہستی، فتنہ بندی، قادری وغیرہ ۱۲ مضمون

۱۶۔ دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے کسی پر بدگمانی نہ کرے اپنے عیول کو دیکھا کرے اور ان کی دوستی کیا کرے۔

۱۷۔ نماز کو اچھا طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔

۱۸۔ دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں کسی وقت غافل نہ ہو۔

۱۹۔ اگر اللہ کا نام لینے سے منہ ہٹائے، دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

۲۰۔ بات نرمی سے کرے۔

۲۱۔ سب کاموں کے لئے وقت مقرر کر لے اور پابندی سے اسکو نباہے۔

۲۲۔ جو کچھ سچ و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے، پریشان نہ ہو اور بول سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔

۲۳۔ ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر نہ کرے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔

۲۴۔ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا یا دین کا۔

۲۵۔ کھانے پینے میں نہ تمہی کمی کرے نہ کمزور یا بیمار ہو جائے، نہ تمہی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

۲۶۔ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے، نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ غلامی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے۔

۲۷۔ خدائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔

۲۸۔ نعمت بخوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔

۲۹۔ جو اسکی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔

۳۰۔ کسی عیب معلوم ہو جائے تو اسکو چھپائے البتہ اگر کوئی کسی نقصان پہنچانا چاہتا ہو اور کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔

۳۱۔ مہانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور دولیشوں کی خدمت کرے۔

۳۲۔ نیک صحبت اختیار کرے۔

۳۳۔ ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔

۳۴۔ موت کو یاد رکھے۔

۳۵۔ کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے، جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے۔

۳۶۔ مجھوٹ ہرگز نہ بولے۔

۳۷۔ جو غفل خلافت شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

۳۸۔ شرم و حیا اور بردباری سے رہے۔



- ۳۹۔ ان باتوں پر ضرور نہ ہو کہ میسے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔  
۴۰۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کہ بے کد نیک راہ پر قائم رکھیں۔

باب ۳۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعض نیک کاموں کے ثواب کا اور بری باتوں کے عذاب کا بیان تاکہ نیک کیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو،

### نیت خالص رکھنا

- ۱۔ ایک شخص نے پکار کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا نیت کو خالص رکھنا۔  
ف۔ مطلب ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے۔  
۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے کام نیت کے ساتھ ہیں۔  
ف۔ مطلب یہ کہ اچھی نیت ہو تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

### دھلاؤ کے واسطے کوئی کام کرنا

- ۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب سنوائیں گے۔ اور جو شخص دھلاؤ کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب دکھلائیں گے۔  
۴۔ اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوڑا سا دھلاؤ بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

### قرآن حدیث کے حکم پر چلنا

- ۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اس وقت جو شخص میرے طریقے کو بتائے ہے اس کو سونہیدوں کے برابر ثواب ملیگا۔  
۶۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اس کو متامع رہو گے تو مجھ کو نہ بچھو گے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن۔ دوسرے نبی کی سنت یعنی حدیث۔

### نیک کام کی راہ نکالنا یا بری بات کی بنیاد ڈالنا

باب ۳۲

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیک راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا ثواب بھی ملیگا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کمی ہوگی اور جو شخص بری راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا۔ اور ان کے گناہ میں بھی کمی ہوگی۔

ف۔ مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں پسینے موقوف کر دیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اس کی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والی کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا۔

### دین کا علم دھونڈنا

باب ۳۳

۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ دیتے ہیں۔  
ف۔ یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور شوق اس کو ہوتا ہے۔

### دین کا مسئلہ چھپانا

باب ۳۴

۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کوئی دین کی بات چھپی جائے اور وہ اس کو چھپانے سے تو قیامت کے دن اس کو گناہ کی گمان پائیں گی۔  
ف۔ اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکلامت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو۔

### مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

باب ۳۵

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم دالے پر وبال ہوتا ہے مجھ میں شخص کے جو اس کے موانع عمل کرے۔  
ف۔ دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا۔

### پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

باب ۳۶

۱۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرنا کہ اگر کوئی نہ کرے گا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔



## باب وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

۱۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ و عمل جائز ہے۔  
ف ناگوار ہی ہستی سے ہوتی ہے کبھی نرہی سے۔

## باب مسواک کرنا

۱۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو کتیں مسواک کے پڑھنا ان شرکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔

## باب وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر پانی نہ پہنچا تھا گئی تھیں تو اپنے فرمایا بڑا مذہب بڑیوں کو دیکھا۔  
ف انگوٹھی پھیلا پڑھیا چھٹے اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچا یا کر د اور عاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے تر کیا کرو۔ اور بعضی عورتیں منہ سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

## باب عورتوں کا نماز کیلئے باہر نکلنا

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے۔  
ف معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا ہانا اچھا نہیں اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جہل سکے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسول کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کتنا برا ہوگا۔

## باب نماز کی پابندی

۱۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی دروازے کے سامنے ایک گدی نہ ہو جہتی ہو اور وہ اس میں بیٹھ کر نماز کیلئے مطلب کہ جیسے اس شخص کے بدن پر ذہن نہ ہوگا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی ہو کر اس کے سامنے گناہ و عمل جائز ہے۔  
۱۷۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

## باب اول وقت نماز پڑھنا

۱۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔  
ف بیسیو تم کو جماعت میں جانتا ہے ہی نہیں پھر کیوں دیکھا کرتی ہو۔

## باب نماز کو بڑی طرح پڑھنا

۱۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے اور حی لگا کر نہ پڑھے اور کوع بعد اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی ہے اور ہو کر ناقی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے مگر تو نے مجھ کو برباد کیا۔ یہاں تک کہ جب اپنی ناس جگر پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پڑھنے پڑھنے کی طرح لپیٹ کر اس نماز کے منہ پر ماری جاتی ہے۔  
ف بیسیو نماز تو اسی اسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور اٹا گناہ ہو۔

## باب نماز میں اوپر یا ادھر ادھر دیکھنا

۲۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھ کر کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔  
۲۱۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھے اللہ تعالیٰ اسکی نماز کو اسی پر اٹا ہٹا دیتے ہیں۔  
ف یعنی قبول نہیں کرتے۔ عہ یعنی پورا ثواب نہیں ملتا ۱۱ مراقا

## باب نماز پڑھتے کے سامنے سے نکل جانا

۲۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو خبر دے کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چاہیں برس تک نماز پڑھیں اس کے نزدیک بہتر ہو تا سامنے نکلنے سے۔

ف لیکن اگر نماز کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گزرنے سے گناہ دور ہے۔

## باب نماز کو جان کر قضا کر دینا

۲۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب نماز کے قضا کے پاس جائے گا تو وہ غضبناک ہوں گے۔



باب

## قرض دینا

۲۴ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شبِ معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب بیشمار ہے اور قرض دینے کا ثواب اتنا رحمت ہے۔

باب

## غریب قرضدار کو مہلت دے دینا

۲۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب ہر روز اس کا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا مہینہ خیرات دے دیا اور جب اس کا وقت آجائے اور پھر مہلت دے تو ہر روز اس کا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپے سے دوا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔

باب

## قرآن مجید پڑھنا

۲۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور نیکی کا عمدہ ہے کہ اس کے بدلے دس جگہ ملے ہیں اور میں آتھ کہ ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور ل ایک اور م ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر بیس نیکیاں ملیں گی۔

باب

## اپنی جان یا اولاد کو سنا

۲۷ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بدو کا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے اور نہ اپنے خدمت گروں کے لئے اولاد کے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کو سننے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ دہی کر دیں۔

باب

## حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پینا

۲۸ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہوگا وہ بہشت میں نہ جائے گا ورنہ ہی اس کے لئے جہنم ہے۔  
۲۹ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر ہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ کرے گا۔ ف ایک درہم بونہ سے کچھ نہ ہوتا ہے۔

باب

## دھوکا کرنا

۳۰ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں سے دھوکا بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے۔  
ف خواہ کسی چیز کے نیچنے میں دھوکا ہو یا اور کسی معاملے میں سبکے برے ہیں۔

باب

## قرض لینا

۳۱ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجائے اور اسکے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اس کی نیکیوں پر ایسا ملے گا جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔  
ف دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے۔

۳۲ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض و طرح کا ہوتا ہے جو شخص مجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا دہوں اور جو شخص مجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لیا جاوے گا۔ اور اس روز دینار دس کچھ ہوگا۔  
ف بدکار کا طلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ آتا دوں گا۔

باب

## مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ملانا

۳۳ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا مال غلام ہے۔  
ف جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہتی ہو اس کو خواہ مخواہ دھڑاتی ہیں بھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کمال آنا بر رسول آنا۔ اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہیں۔

باب

## سو دینا دینا

۳۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو لینے والے پر اور سو دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

باب

## کسی کی زمین دبا لینا

۳۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص باشت بجز زمین بجز ناحق دبا لے اسکے گلے میں ساتویں زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔



باب

مزدوری کا فوراً دے دینا

۳۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دیا کرو۔

۳۷ - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں خود دعویٰ کروں گا ان میں سے ایک شخص بھی ہے کہ کسی مزدور کو کام پر لگانے سے کام پورا لے لیا اور اس کی مزدوری ندی۔

باب

اولاد کا مرجانا

۳۸ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور ان کے تین بچے مر جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کرینگے بعضوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر دو مے ہوں آپ نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک بچہ ایک پوچھا آپ نے ایک میں بھی یہی فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ تم کھانا ہوں اس بات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے کہ ہر گز گریا ہو وہ بھی اپنی مال کو اول نال سے بچ کر بہشت کی طرف بھیج کر لیجا لیگا جس کو مال نے ثواب کی نیت کی ہو۔

۳۹ - یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو۔

باب

غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا

۳۹ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزے تو وہ ایسی ایسی ہو یعنی بکا ہے۔

۴۰ - جہاں دیور جلیطہ، بہنوئی کی چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے۔

باب

عورت کا باریک کپڑا پہننا

۴۱ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو نوک پر پہنتی ہیں اور واقع میں تنگی ہیں ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھنے پائیں گی۔

باب

عورتوں کو مردوں کی سی وضع اور صورت بنانا

۴۱ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے۔

۴۲ - جہاں سے ملک میں کھڑا ہوتا یا کچن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے۔

شان دکھلانے کو کپڑا پہننا

باب

۴۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدا تعالیٰ اس کو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگا دینگے۔

۴۳ - مطلب ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوش نشان بڑھے سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔

باب

کسی پر ظلم کرنا

۴۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جاننے ہو کہ ظلم کیا ہوتا ہے۔ مہنوں نے عرض کیا ہم میں ظلم وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بڑا ظلم وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب کے کر لے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو بڑا بھلا کھاتا تھا اور کسی کو تہمت لگا کر حق اور کسی کا مال کھالیتا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا۔ اس کی کچھ نیکیاں ایک کو لگتیں کچھ دوسرے کو لگتیں۔ اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لیکر اس پر ڈال دیئے جائینگے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

باب

رحم اور شفقت کرنا

۴۴ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔

باب

اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بُری بات سے منع کرنا

۴۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اس کو ہاتھ سے منادے اور انہیں بچلے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے بڑا سمجھے اور دل سے بڑا سمجھنا ایمان کا امار اور جہ ہے۔

۴۶ - بیسیو اپنے بچوں اور نوکروں پر ہمارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھاؤ۔ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یاٹی چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی یہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ و ان کو ایسی چیزوں کے لئے یا آتش بازی اور کنکڑے کے لئے دوزخ کی مٹھائی کے کھلوانوں کے لئے پیسے مت دو۔



باب ۵۹

## مسلمان کا عیب چھپانا

۴۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپائیگا اور جو شخص مسلمان کا عیب کھولے اللہ تعالیٰ اس کا عیب کھول دینگے جہاں تک کہ کبھی اس کو گھر میں بیٹھے نصیحت اور رُخساکر دیتے ہیں۔

باب ۶۰

## کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

۴۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر نہ کرے و اللہ تعالیٰ اس پر توہم کرے اور اس کو اہل بیعت سے دور کرے۔

باب ۶۱

## کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

۴۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلائے تو جب تک عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرے گا اس وقت تک نہ مرے گا۔

ف یعنی جس گناہ سے اُس نے توبہ کر لی ہو پھر اس کو یاد دلا کر شرم و کناہی بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر کہنا ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اس کو رُخساکرنے کے واسطے کہنا پھر جی بڑا ہے۔

باب ۶۲

## چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

۴۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے مجھ اپنے کو بہت بچاؤ کیونکہ خدا نے تعالیٰ کی طرف سے ان کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔

ف یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

باب ۶۳

## مال باپ کو خوش رکھنا

۵۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی مال باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی مال باپ کی ناراضی میں ہے۔

باب ۶۴

## رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا

۵۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہ الہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

باب ۶۵

## بے باپ کے بیٹوں کی پرورش کرنا

۵۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے فقرے رکھے بہشت میں اس طرح پاس پاس رہینگے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا۔ اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا۔

۵۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ بھرے اور محض اللہ ہی کے واسطے بھرے جتنے مالوں پر کہ اس کا ہاتھ گذر رہے آہی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے ساتھ احسان کرے جو اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہینگے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

باب ۶۶

## پرٹوسی کو تکلیف دینا

۵۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پرٹوسی کو تکلیف دے اُس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی اُس نے خدا نے تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو شخص اپنے پرٹوسی سے لڑا وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالیٰ سے لڑا۔

ف مطلب ہے کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے سخت و تکرار کرنا بڑا ہے۔

باب ۶۷

## مسلمان کا کام کر دینا

۵۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے کام میں ہوتے ہیں۔

باب ۶۸

## شرم اور بے شرمی

۵۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات اور ایمان بہشت میں پہنچاؤ اور بے شرمی بدعتوں کی بات اور بدعتوں کی بدعتوں میں سے ہے لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کر دے یا وہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں شرم بے شرمی میں سے ہے۔



باب ۹

## خوش خلقی اور بد خلقی

- ۵۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح بگھلا دیتی کہ اس طرح پانی نمک کے پتھر کو بگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔
- ۵۸۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب سے زیادہ مجھ سے نزدیک والا شخص برائی اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو برا لگنے والا اور آخرت میں سب سے زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق بُرے ہوں۔

باب ۹

## نرمی اور روکھاپن

- ۵۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ نہ ہر شخص
- ۶۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری جہالتوں سے محروم ہو گیا۔

باب ۹

## کسی کے گھر میں جھانکنا

- ۶۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لے کسی کے گھر میں جھانک نہ دیکھے اور اگر ایسا کیا تو یوں سمجھ لے جیسا کہ
- ف۔ بعضی عورتوں کی ایشیا مت سوار ہوتی اگر وہ ولہا دلہن کو جھانک جھانک دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے حقیقت میں جھانکنے میں اور کوڑا کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے۔ بڑے گناہ کی بات ہے۔

باب ۹

## کنسوئیں لینا یا باتیں کرنے والوں کے پاس جاگھنا

- ۶۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اسکے دونوں کانوں میں سیر جھوڑا جائے گا۔

باب ۹

## غصہ کرنا

- ۶۳۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلائیے جو مجھ کو جنت میں داخل کرے۔ آپ نے فرمایا غصہ مت کرنا اور تیرے لئے بہشت ہے۔

باب ۹

## بولنا چھوڑ دینا

- ۶۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو ملال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اسی حالت میں رہ جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔

باب ۹

## کسی کو بیایان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا

- ۶۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہے کہ او کا فر تو ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کر دے۔
- ۶۶۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اس کو قتل کر ڈالنا۔
- ۶۷۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹکرائے نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اس کے کہنے والے پر عثرتی ہے۔
- ف۔ بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب خدا کی مائیں مل کر پھٹکار دیا کرتی ہیں کسی بیایان کہہ دیتی ہیں بڑا گناہ ہے اور اسی کو کہہ لیا جانو یہ کچھ

باب ۹

## کسی مسلمان کو ڈرا دینا

- ۶۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈراوے۔
- ۶۹۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناشی اس طرح بگھلا دیکھے کہ وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو سزا دے گا۔
- ف۔ اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

باب ۹

## مسلمان کا عذر قبول کر لینا

- ۷۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر دے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس تو من کوثر پر نہ آئے گا۔
- ف۔ یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کراوے تو معاف کر دینا چاہیئے۔



باب

## غیبت کرنا

۷۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائیگا اور اس سے کہا جائیگا کہ میرا تیرے زندہ کھلایا تھا اب مردہ کو بھی کھالیں وہ شخص اس کو کھائے گا اور ناک بھول پڑھا جائے گا اور غل جاتا جائے گا۔

باب

## چغلی کھانا

۷۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغلی جو جنت میں نہ جائے گا۔

باب

## کسی پر بہتان لگانا

۷۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لیے اور پیچھے جمع ہونے کی جگہ پہنچے کو دینگے یہاں تک کہ اپنے کبے سے اتر آئے اور توبہ کرے۔

باب

## کم بولنا

۷۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چپ ہوتا ہے بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے۔  
۷۵۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کیا کرو کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بہت باتیں نادر کو سخت دیتا ہے اور لوگوں میں سب زیادہ خدا کے تعالیٰ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔

باب

## اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

۷۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تو مانع اعتقاد کر لے اللہ تعالیٰ اس کا توبہ بڑھا دیتے ہیں اور وہ شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتے ہیں  
ف یعنی ذیل کہ دیتے ہیں۔

باب

## اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

۷۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

باب

## سیح بولنا اور جھوٹ بولنا

۷۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سیح بولنے کے پابند ہو کیونکہ سیح بولنا کسی کی راہ دکھلاتا ہے اور سیح اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں

باب

## ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا

۷۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہونگے قیامت میں اس کی دوزائیں ہوں گی آگ کی ف دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے منہ پر اس کی سی کہہ دی اور اس کے منہ پر اس کی سی کہہ دی۔

باب

## اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

۸۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اُسے کفر کیا یا یوں فرمایا کہ جس نے کفر کیا ف جیسے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم اپنے دیوں کی قسم اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے۔

باب

## ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

۸۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اس طرح کہے کہ تجھ کو ایمان نصیب ہو تو اگر جھوٹا ہوگا تب تو اسے کہہا ہے اسی طرح ہو جائے گا اور اگر سچا ہوگا تب بھی ایمان پورا نہ ہے گا۔  
ف اسی طرح یوں کہنا کہ اگر نصیب نہ ہو تو دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔



راستے میں سراسی چیز ہٹا دینا جس کے بیڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

۸۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اسکو ایک کانٹہ اور ٹہنی پڑی ہوئی تھی اس نے راستے سے اگ کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اسکو بخش دیا۔

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں الٹا بڑی بات ہے، بعضی بے تیز عورتوں کی علوت ہوتی ہے کہ آنگن میں بیڑی بٹا کر بیٹھتی ہیں آپ نے اٹھ کھڑی ہوئیں اور بیڑی و ہیں چھوڑ دی بعضی فحش چلنے والے اسیں لکھ کر گرجاتے ہیں اور دنیا بھٹوٹا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چار پائی یا کوئی لکڑی یا ریل بٹہ ڈالنا سب بُرا ہے۔

باب

وعدہ اور امانت پورا کرنا

۸۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن میں امانت نہیں سیں ایمان نہیں اور جس کو عہد کا خیال نہیں سیں دین نہیں

باب

کسی پندت یا قفل کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

۸۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اسکو بتایا اس شخص کی پانچ سو سال کی عاقبت ہوگی۔

ف۔ اسی طرح اگر کسی پرچہ بھڑکاتا ہے بعض عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی نوکری کب لگ جائے گی میرا بیٹا کب آئے گا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔

باب

گت پالتا یا تصویر رکھنا

۸۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں گت یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

ف۔ یعنی رحمت فرشتے نہیں آتے۔ بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

بدون للچاری کے اٹالیٹنا

باب

۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو پیٹ کے بل لیتا تھا آپ نے اسکو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔

باب

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

۸۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔

باب

بدشگونی اور ٹوٹکا

۸۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے۔

۸۹۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔

باب

دنیا کی حرص نہ کرنا

۹۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو خمی پھین ہوتا ہے اور بدن کو خمی آرام ملتا ہے۔

۹۱۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیں بیٹھ چھوڑ دیئے جائیں جو انکو خوب چسپور چلاویں گائیں تو اتنی بڑا دی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بڑا دی آدمی کے دین کو اس بات ہوتی ہے کہ دل کی حرص کئے اور نام چاہے۔

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کیلئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کیلئے وقت کو غنیمت سمجھنا

۹۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو بہت یاد کیا کہ جو ساری لذتوں کو قطع کر کے یعنی موت۔

۹۳۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پہنچے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندستی سے کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے نماز زندگی سے کچھ عمل اٹھا لو۔

ف۔ مطلب یہ کہ تندستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اسکو لگائے رکھو ورنہ بیماری و موت میں پھر کچھ نہ ہو سکیگا



باب ۱۲۳

## بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

۹۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری سبب پہنچتا ہے یہاں تک کہ کسی فکر میں جو غم و غم ہو رہا ہو پریشانی ہوتی ہے ان سبب میں اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف کرتے ہیں۔

باب ۱۲۴

## بیمار کو پوچھنا

۹۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پر کسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اسکے لئے ستر بزار درشتے دے گا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر بزار درشتے دے گا کرتے ہیں۔

باب ۱۲۵

## مرے کو نہ لانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

۹۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مرے پر کفن ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا جوڑا پہنائینگے۔ اور جو کسی غمزدہ کی تسلی کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیزگاری کا لباس پہنائینگے اور اسکی روح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مرے کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنائینگے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں انکے برابر نہیں

باب ۱۲۶

## چلا کر احسا بیان کر کے رونا

۹۷ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک اس پر لعنت فرمائی ہے۔  
ف - بیبیو خدا کے واسطے اسکو چھوڑ دو۔

باب ۱۲۷

## یتیم کا مال کھانا

۹۸ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعض آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کے منہ آگ کے شعلے نکلنے ہوں گے کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو ظم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں نکلنے بھر رہے ہیں۔  
ف - ناحق کا مطلب ہے کہ ان کو وہ مال کھانے کا ہمیں سے اٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں۔ بیبیو۔ درو بہندان

باب ۱۲۸

## قیامت کے دن کا حساب کتاب

۹۹ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے بیٹھنے نہ پائے گا جب تک کہ پارہا تیرا اس سے نہ پوچھی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی، دوسری یہ کہ طے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا۔ تیسری یہ کہ مال کہاں سے لایا اور کہاں اٹھایا۔ چوتھی یہ کہ اپنے بدن کو کس چیز میں گھنایا۔

ف - مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق۔

۱۰۰ - اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑینگے۔ یہاں تک کہ سینک والی بکری سے بے سینک والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائے گا۔

ف - یعنی اگر اس نے ناحق سینک مار دیا ہو گا۔

باب ۱۲۹

## بہشت و دوزخ کا یاد رکھنا

۱۰۱ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں انکو مت بھولنا یعنی جنت اور دوزخ۔ پھر فرمایا کہ آپ بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہو گئی۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسے جنت میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہو جائیں تو جنگلوں کو چڑھ جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو۔

ف - بیبیو یہ ایک سوال ایک حدیث میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پاکیزہ حدیث یاد کرے میری امت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھے گا تم بہت کر کے یہ حدیثیں اور روایات سنائی جا کر و انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اٹھو گے کتنی بڑی نعمت کسی آسانی ملے گی ہے۔



## تھوڑا سا حال قیامت اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ لوگ خدائی مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں اور مرد بیوی کی بالعداری کرے، اور مال کی نافرمانی کرے، اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکتے ہوں یعنی بذات اور لالچی اور بدخلق اور جو کرام کے لائق نہ ہو وہ کام اسکے سپرد ہو۔ اور لوگ غلاموں کی تنظیم اور خاطر اس خوف کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے۔ اور اونچے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے، اور ڈھولک سازگی، طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں، اور پچھلے لوگ اُمت کے پہلے بزرگوں کو بڑا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اگر ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر ہو کہ سرخ آدمی آنے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں، اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سور کھتے ہو جائیں۔ اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ ناگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ کرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا نہ سمجھا جائے۔ اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا ہے اور حیا شرم جاتی ہے اور سب طرف کا فوٹ کا زور ہو جائے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں۔ جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں (عیسائیوں) کی عملداری ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اسکے حکم کا چلنے لگیں۔ یہی عرصہ میں دم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے۔ دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا علم دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح ہو اور صلح ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کر کے اس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ موافق تھے، ان میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہاں صلیب کی برکت سے فتح ہوئی۔ مسلمان سمجھ کر اب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے۔ ان کا کہہ دو لوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے۔ اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور

۱۔ از قیامت نامہ شاہ فیض الدین رحمہ اللہ تعالیٰ فرمادی ہوئی ۱۲ ص ۱۲۰ یعنی خلاف شرع و فقہ پر تھوڑے یہ مضامین احادیث میں مسلم نہیں بلکہ شاہ فیض الدین صاحب متقی محدث کو جمع کر کے ترتیب دیے ہیں۔ ۱۲۰ فقہی الافلاط

شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہو جائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں اور کچھ کچھ مسلمان مدینہ کو بلے جائیں اور خیر کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہو جائے۔ اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ ان مصیبتوں سے جان بچو۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے میرے سر ہوں مدینہ منورہ سے مکہ منظمہ کو چلے جائیں گے اور اس زمانے کے ولی جواہر الدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام کی تلاش میں ہوں گے اور بعضے لوگ جھوٹ مرث بھی دعویٰ مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دیں گے۔ غرض امام خاند کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے اور بعضے نیک لوگ ان کو پہچان لینگے اور ان کو زبردستی گمراہ کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کر لینگے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سنیں گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہونگی وہ مدینہ آئیں گی۔ اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیاء سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں آئیں گی۔ جب خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگی۔ ایک شخص غراسان سے حضرت امام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا۔ جسے لشکر کہہ گے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا۔ اور راہ میں بہت سے بدنیوں کی معافی کر آجائے گا۔ اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں ہوگا اور سید دل کا دشمن ہوگا پھر نہ حضرت امام ہی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی، اور ایک پہاڑ کے تلے خیمے کی تویر بکے سب نے میں میں دھنس جائینگے صرف وہ آدمی بچ جائینگے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا۔ اور دوسرا ابوسفیان کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کھینکے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کریں گے۔ اس لشکر میں اس روز نامتی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی زلاکھ ساٹھ ہزار ہوں گے حضرت امام کو سب مل کر مدینہ تشریف لائینگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار تشریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہونگے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائینگے کہ دوسری طرف نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی۔ حضرت امام کی فوج تین حصے ہو جائے گی۔ ایک حصہ توجھاگ جائے گا۔ ایک حصہ شہید ہو جائے گا۔ اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے۔ اور بہت سے مسلمان آپس میں قسم کھائینگے کہ بے فتح کئے ہوئے نہ ہئیں گے پس ہمارے آدمی شہید ہو جائینگے صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئینگے۔ اگلے دن ہجر اسی طرح کا قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائینگے اور تھوڑے سے بچ کر آئیں گے۔ اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ آخر چوتھے روز



یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کرینگے اور اللہ تعالیٰ فتح دینگے۔ اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا۔ اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کرینگے اور سب طرف ذمہ داری لینگے اور خود ان سارے کاموں سے غفلت کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے تو اس وقت کے شہزادہ آدمیوں کو قیدیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کرینگے۔ جب لوگ شہر کی تفصیل کے مقابل پہنچیں گے اللہ اکبر اللہ اکبر! آواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑینگے اور کفار کو قتل کرینگے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کرینگے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اس وقت سے اس فتح تک پندرہ سال یا سات سال کی مدت گزرنے لگی حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا۔ اور تمہارے خاندان میں فتنہ و فساد کر رہا ہے، اس خبر پر حضرت امام شام کی طرف سفر کرینگے اور تحقیق حال کے واسطے نوایا پنج سواروں کو آگے بھیج دینگے۔ ان میں سے ایک شخص آکر خبر دے گا کہ وہ خبر غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا ہے امام کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور پھر سفر میں جلدی نہ کرینگے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے وہاں پہنچ کر تھوڑے ہی دن گزرینگے کہ دجال بھی نکل پڑے گا۔ اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا اول شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا۔ پھر مسلمانوں میں پہنچے گا۔ اور وہاں کے شہزادہ یہودی اسکے ساتھ ہو جائینگے اور خدائی کا دعویٰ شروع کرے گا۔ اسی طرح بہت سے ملکوں پر گذرنا ہولناکیاں سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بڑے بڑے ساتھ ہوتے جائینگے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آکر ٹھہرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا۔ پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر دیکھو کون تین بار بالکل آئے گا۔ اور جتنے آدمی دین میں مسست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجال کے بھندے میں پھنس جائینگے اس وقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہوں گے جو دجال سے خوب بحث کرینگے، دجال جھنجھلا کر ان کو قتل کرنے کا اور پھر زندہ کر کے پوچھے گا اب تمہارے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو، وہ فرماینگے کہ اب تو ادھر بھی یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے، پھر وہ انکو مارنا چاہے گا مگر ایسا کچھ بس نہ پٹے گا۔ اور ان پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا۔ جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آجائے گا اور موزن اذان کے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر اترتے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آینگے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر اتر کر بیٹھیں گے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائینگے۔ حضرت امام سب لڑائی کا سامان ان کے سپرد کر چاہیں گے۔

وہ فرماینگے لڑائی کا اختتام آپ ہی کہیں، میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں غرض جب رات گزر کر صبح ہوگی حضرت امام لشکر کو آراستہ فرماینگے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھیں گے اور اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کرینگے، اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک جگہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے، اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگا دیں وہ فوراً ہلاک ہو جائے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا۔ آپ اسکا پیچھا کرینگے۔ یہاں تک کہ باب لدا یک مقام ہے، وہاں پہنچ کر نیزے سے اسکا کام تمام کریں گے، اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کرینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شہر میں مشغول تشریف لے جا کر جتنے لوگوں کو دجال نے ستایا تھا سب کی تسلی کرینگے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا پھر حضرت امام کا انتقال ہو جائیگا اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آئے گا۔ پھر باوجود مہاجر نکلیں گے انکے رہنے کی جگہ ہاں شمال کی طرف آبادی ختم ہوتی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا مندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس جہاز بھی نہیں چل سکتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لے جائینگے اور باوجود بڑا آدمی نہ ہونے کے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ انکو ہلاک کرینگے اور عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتر آینگے اور جلال شہر کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات فرماینگے اور وہاں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روز میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہول ہوگا اور سلطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کرینگے۔ ان کے بعد آگے پیچھے اور کسی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بڑی باتیں بڑھنے لگیں گی اس وقت آسمان پر ایک فضا ہاں ساچھا جائے گا اور زمین پر برسے گا جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو ہونٹ ہوگی چالیس دن کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب بقر عید کا مہینہ ہوگا۔ دسویں تاریخ کے بعد رفتہ رفتہ ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گہرا جائے گا اور بچے سوئے سوئے آگے آجائینگے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کیلئے چلائے لگیں گے اور کس طرح صبح نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے مقرر ہو جائینگے۔ جب تین راتوں کی بار بار وہ رات ہو چکے گی اس وقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا اس وقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جب سورج اترنا اور چنا ہو جائے گا جتنا دیر پہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لڑے گا اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور روشنی لکھتا رہے گا اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر چھٹ جائے گا اور اس جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل منسورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا، اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں بھر جائے گا اور ایمان والوں کی پیشانی



پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ مسکاروٹن ہو جائے گا اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اسکا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اسکے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت خیز دہلی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی نفل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مرجائینگے جب سب ایمان مرجائینگے اسوقت کافر جہنمیوں کا ساری دنیا میں علم و فہم ہو جائے گا اور وہ لوگ خازن کعبہ کو شہید کرینگے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلعت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اسوقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں پر اور سوار یوں پر پیدل اور چھک پڑینگے اور جو رہ جائینگے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچائے گی۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق ہی ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اسوقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال کی مال ہو گزرتینگے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا۔ اول ملکی ملکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اسکی بہت سب مرجائینگے۔ زمین و آسمان پھٹ جائینگے اور دنیا فنا ہو جائے گی۔ اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اس وقت سے مقرر کے چھوٹنے تک ایک سو بیس برس کا زمانہ ہوگا۔ اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔

## خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی چالیس برس ایسی سنانی کی حالت میں گزر جائینگے پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری صور پھونکا جائے گا اور پھر زمین و آسمان اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مقررے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدان قیامت میں اکٹھے کر دیئے جائینگے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگ کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں جھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائینگے جو نیک لوگ ہوں گے ان کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائیگی۔ اسکو کھا کر جھوک علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو جو زمین کوثر ہے جائینگے پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے وق ہو جائینگے اسوقت سب لڑاؤل حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور انبیاء کے پاس اس بات کی سفارش کرنے کے لئے جائینگے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے۔ سب بیٹیں کچھ کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ نہ کریں گے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کریں گے آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود میں رکھا ایک مقام کا نام ہے تشریف لیا کہ شفاعت فرمائینگے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ

حق تعالیٰ سفارش قبول کی اب ہم زمین پر اپنی تخلیق فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے زمین شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لینگے پھر حق تعالیٰ کا عرض اترے گا اُس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمال نامے اڑاتے جائینگے ایمان والوں کے اپنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود ہائینگے اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائیں گی اور پھر اس طر پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پہل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا۔ اور جسکے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدا سے تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جسکی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے، ایک مقام ہے اعراف جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اسکے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے مکی شفاعت قبول ہوگی۔ اور جس دل میں ظاہر و باطنی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا، اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے وہ بھی آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائینگے اور دوزخ میں خالی دہی لوگ رہ جائینگے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو بھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ جب سب حقیقی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانہ ہو جائینگے اسوقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت پر ظاہر کر کے سب جہنمیوں اور دوزخیوں کو دکھلا کر اسکو ذبح کرادیں گے اور فرمائینگے اب جہنمیوں کو موت ایسی نہ دوزخیوں کو ایسی سب اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اسوقت نہ جہنمیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی۔

## بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک انیٹ چاندی کی بجا اور ایک انیٹ سونے کی۔ اور انیٹوں کے جوڑنے کا کارا خالص ہشتک کا ہے اور جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں چلا جائے گا چہن سکھ میں رہے گا اور رنج و غم نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کو اسی میں رہے گا کبھی شرمے گا۔ نہ ان لوگوں کے کپڑے میسے ہوں گے۔ نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں سو درجے اور پرتے



ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک آنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانچ سو برس اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہروں نکلی ہیں یعنی دودھ اور شہاد اور شراب اور پانی کی نہروں اور اس سے اوپر عرش ہے تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو ان سے پیچھے جائیں گے ان کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پانے کی، نہ تھوک کی نہ منہ کی رنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا کسی نے پوچھا کہ پھر کھا نا کہاں جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دکان کے آگے جس میں مشک کی خوشبو ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب ادنیٰ درجہ کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دیں تو مہی ہو جائے گا، وہ کہے گا تھے پروردگار میں رہنی ہوں ارشاد ہوگا مجھ کو اس کے پانچ حصے کے برابر دیا وہ کہے گا لے رہ میں مہی ہو گیا۔ پھر ارشاد ہوگا کہ تجھ کو اتنا دیا اور اس سے دھل گنا دیا۔ اور اس کے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہیگا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کم برابر اسکو ملے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہووے عرض کریں گے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں ارشاد ہوگا کہ ہم تم کی ایسی چیزیں دیں جو ان سب سے بڑھ کر ہو، وہ عرض کریں گے کہ ان سے بڑھ کر کیا چیز ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنت والے جنت میں جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں، وہ عرض کریں گے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کیے ہم کو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دے دی اور ہم کو کیا چاہیے، اسوقت اللہ تعالیٰ پرودہ اٹھائیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ کے دیدار میں لذت ہوگی، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا یا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکا یا یہاں تک کہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس اور دھونکا یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ بالکل سیاہ ہو گیا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری یہ آگ جسکو جلاتے دوزخ کی آگ سے ستر حصے تیزی میں کم ہے۔ اور وہ ستر حصے اس سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک برابر چلا جائے تب جا کر اس کی تلی میں جا پہنچے اور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لاوا جاتے گا۔ اسکی ستر ہزار آگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے جس سے اسکو گھسیٹیں گے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اس کے پاؤں میں فقط آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اسکا جیجا بندھنا کی طرح پکتا ہے اور وہ پاؤں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ۔ اگر ایک فم کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر پڑھا رہے اور کچھ ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے بالان (کاحی) کسا ہوا نچر۔ وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہرائتی ہے، اور ایک تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا ہر بھونقہ دیکھا آج تک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

## ۱۱۱ اُن باتوں کا بیان کہ اُن کے بدن ایمان اٹھو رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی اوپر ستر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اسکو مٹا دے۔ اور شرم و حیا بھی ایمان کی انہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاوہ کبھی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں سب باتیں ہوں اور جس کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے اسلئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ حملے اسلئے ہم ان باتوں کو لکھ کر بتلاتے دیتے ہیں۔ وہ سب باتیں اوپر ستر ہیں۔ تیس تو دل سے متعلق ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ۲۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں بے نام ہیں جیسے پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں ۳۔ یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں ۴۔ یہ یقین کرنا کہ خدا نے تعالیٰ نے جتنی کتابیں بھی فرمائی ہیں پر آماری تھیں سب سچی ہیں۔ البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں رہا ۵۔ یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے ۶۔ یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے ۷۔ یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے ۸۔ جنت کا ماننا۔ ۹۔ دوزخ کا ماننا ۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا ۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ۱۲۔ اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا ۱۳۔ ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا ۱۴۔ گناہوں پر بوجھنا ۱۵۔ خدا تعالیٰ



سے ڈرنا ۱۶۔ خدائے تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا ۱۷۔ شرم کرنا ۱۸۔ نعمت کا شکر کرنا ۱۹۔ عہد پورا کرنا ۲۰۔ بولنا ۲۱۔ اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا ۲۲۔ مخلوق پر رحم کرنا ۲۳۔ جو کچھ خدا کی طرف سے ہوا اس پر راضی رہنا ۲۴۔ خدا پر بھروسہ کرنا ۲۵۔ اپنی کسی خوبی پر دانا کرنا ۲۶۔ کسی سے کینہ کینٹ نہ رکھنا ۲۷۔ کسی پر حسد نہ کرنا ۲۸۔ غصہ نہ کرنا ۲۹۔ کسی کا برا نہ چاہنا ۳۰۔ دنیا سے محبت نہ رکھنا۔ اور سات باتیں زبان سے متعلق ہیں ۳۱۔ زبان سے کلمہ پڑھنا ۳۲۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا ۳۳۔ علم رکھنا ۳۴۔ علم سکھانا ۳۵۔ دعا کرنا ۳۶۔ اللہ کا ذکر کرنا ۳۷۔ لغو اور گناہ کی بات سے جیسے جھوٹ، بغیبت، گالی، کوسنا، خلاف شرع گانا، ان سب سے بچنا۔ اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں ۳۸۔ وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے پہنانا ۳۹۔ نماز کا پابند رہنا ۴۰۔ زکوٰۃ، صدقہ و فطر دینا ۴۱۔ روزہ رکھنا ۴۲۔ حج کرنا ۴۳۔ احکامات کرنا ۴۴۔ جہاں پہنچیں وہاں کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا ۴۵۔ منت خدا کی پوری کرنا ۴۶۔ جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اسکو پورا کرنا۔ ۴۷۔ ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا ۴۸۔ جتنا بدن دھو کر نہا کر ہے اسکو دھو کر نہا کرنا ۴۹۔ قربانی کرنا ۵۰۔ مردہ کا کفن و دفن کرنا ۵۱۔ کسی کا حرم نہ آنا ہو اسکو ادا کرنا ۵۲۔ لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا ۵۳۔ سچی گواہی کا نہ چھپانا ۵۴۔ اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا ۵۵۔ جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا ۵۶۔ ماں باپ کو آرام پہنچانا ۵۷۔ اولاد کو پرورش کرنا ۵۸۔ رشتہ داروں، ناتہ داروں سے بدسلوکی نہ کرنا ۵۹۔ آقا کی تابعداری کرنا ۶۰۔ انصاف کرنا ۶۱۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا ۶۲۔ حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع باتوں سے نہ کرے ۶۳۔ لڑنے والوں میں صلح کر دینا ۶۴۔ نیک کام میں مدد دینا ۶۵۔ نیک راہ بتلانا بڑی بات سے روکنا ۶۶۔ اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق مزا دینا ۶۷۔ اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا ۶۸۔ امانت ادا کرنا ۶۹۔ ضرورت والے کو قرض دے دینا ۷۰۔ پڑوسی کی خاطر داری رکھنا ۷۱۔ آمدنی پاک لینا ۷۲۔ خرچ شرع کے موافق کرنا ۷۳۔ سلام کا جواب دینا ۷۴۔ اگر کوئی چھینکے کر اللہ تعالیٰ کہے تو اسکو یہ جنت اللہ رکھنا ۷۵۔ کوئی ناحق تکلیف نہ دینا ۷۶۔ خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا ۷۷۔ راستہ میں سے ڈھیلا پتھر کاٹنا کڑی بٹائی نہ کرنا۔ الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو "فروع الایمان" ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو۔

## اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

باب ۱۳

اوپر جتنی اچھی اور بری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اس میں دو چیزیں کھٹکتی ہیں۔ ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گدیں بٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سوچتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے۔ اور دوسرے

ہوں میں اپنی ضرورتیں بتلاتا ہے۔ اور عذاب سے ڈراتا تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اس کو بہا دیتا ہے اور دوسرے کھٹکتے ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں، یا تو عزیز قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا بلادی کنبے کے ہیں یا اس کی بستی کے ہیں۔ بعضے گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بری باتوں کا اثر اس میں آجاتا ہے۔ اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلاک نہ ہو۔ اور بعضے گناہ اسلئے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اس کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت ان کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے اسلئے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری تھیں۔ ایک تو اپنے نفس کو دبانے اور اسکو کبھی بھلا پھلا کر کبھی انٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پروا نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا برا کہیں گے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

## نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

باب ۱۴

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو۔ اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو، اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سداگر کی سی ہے، پوچھتی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے۔ اگر یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو یہ نہ کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں ہار اٹھا یا کہ پوچھتی بھی گئی اور نفع نصیب ہوا اور یہ پوچھتی ایسی قیمتی ہے کہ اسکی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اسکی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر مال ہے تو کوشش سے اسکی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے۔ اور یہ جتنی گزر جاتی ہے اسکی ایک بل بھی لوٹ کر نہیں آسکتی نہ دوسری ضرورت مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کہ کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا اس واسطے یہ پوچھتی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی۔ خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل جان سے آرزو کرے کہ کچھ کو ایک دن کی عمر اور لمبا نہ تو اس ایک دن میں



سارے گناہوں سے بچنے اور پکی توبہ کر لوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کر لوں کہ بھران گناہوں کے پاس نہ بھٹکوں گا۔ اور وہ سارا دن خدا سے تعالیٰ کی یاد اور تامل بعد از نماز گزاروں۔ جب سنے کے وقت تیرا حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں توبہ فرمائی سمجھ لے کہ گواہ میری موت کا وقت آگیا تھا، اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور میرے دل پہ اور اسدن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں سو اسدن کو تو اسی طرح گزارنا چاہیے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو جاتا اور اسکو گذارنا یعنی سب گناہوں سے بچنے کی توبہ کر لے اور اسدن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گزارے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے جب وہ سارا دن اسی طرح گذر جائے پھر اگلے دن تو یہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دن باقی رہا اور اسے نفس اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دینگے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کر دینگے اور سزا نہ دیں گے، بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اسوقت کیا کرے گا اور اسوقت کتنا پچھتا پڑے گا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر جب تو اپنی آنکھ سے اور دل کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا۔ اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں تو تم اسکو جواب دو کہ توبہ کام کر کہ جو چیز تجھ سے مکر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا اور بڑی مادیات تو اسکو بھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدن اسکے تیرا گذر نہیں ہو سکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اسکو راضی کرنے کی باتیں اسکو بھی سے لے بیٹھ اور اسکی یاد اور تامل بعد از نماز جا اور بڑی عادتوں کا بیاں اور ان کے چھوڑنے کا علاج اور خدا سے تعالیٰ کے راضی کرنے کی باتوں کی تفصیل اور ان کے عمل کرنے کی تدبیر خوب سمجھا کر اوپر لکھ دی ہے اسکے موافق کوشش اور تبادول کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں، اور اپنے نفس سے کو کہ اپنے نفس تیری مثال بیماری کی ہے اور بیمار کو یہ ہیز کرنا پڑتا ہے، اور گناہ کرنا بد ہیز ہی ہے اس واسطے اس سے بد ہیز کرنا ضروری ہوا اور یہ بد ہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے بتلا رکھا ہے۔ جیسا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنیٰ حکم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلا دے کہ فلاں چیز یا یہ چیز کھانے سے جب کبھی کھاتے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلاں کوڑی بد مزہ دار روزمرہ کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف کم ہے گی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو بیماری ہے، اسلئے اس حکیم کے کہنے سے کسی ہی نے وار چیز ہو اسکو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا اور وہاں کیسی ہی بد مزہ اور ناگوار ہو اسکو بند کر کے روز کے روز اسکو بنگل ہایا کرے گا۔ تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے منے دار ہیں اور نیکیاں بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزید چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے۔ پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کام دوزخ اور جہنم ہے تو اسے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ ان

باب ۳

## عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

ہستی میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا تو یقین کر لے اور اسکا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جھمکے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیکیاں مول سے پھر بھی جی چھڑے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے غفرانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جہنم کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کے چھوٹے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی چھوٹے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے بول کہو کہ اے نفس دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز نہیں ہوا کرتا اس طرح کی تکلیفیں جیسا کہ پڑتی ہیں مگر سافر اسلئے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پورا آرام مل جائے گا بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھر کر کسی سائے میں بیٹھ کر اسکا اپنا گھر بنا لے اور سب سامان آسائش کا دل جمع کر لے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب ہو۔ اسی طرح دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے اور جو اسی طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے، وہاں پہنچ کر سب مصیبت کٹ جائے گی۔ یہاں کی ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہیے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈنا تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھ کر کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی بوس نہ کرنا چاہیے اور آخرت کی برقی کے لئے اس طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہیے۔ غرض ایسی باتیں نفس سے کر کے اسکو راہ پر لگانا چاہیے اور روزمرہ اسی طرح سمجھنا چاہیے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھلائی اور دوسری کی کوشش نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا۔ اب تم جانو تمہارا کام جانے۔

عام آدمی تین طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن سے دوستی اور بہن ساقی ہونے کا علاقہ ہے۔ دوسرے وہ جن سے صرف جان پہچان ہے۔ تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں اگر ان کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو ادھر ادھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں ان کی طرف کان مت لگاؤ اور وہ جو کچھ وہی بتا ہی کہیں ان سے بالکل بھری بن جاؤ، ان سے بہت محنت ملے، ان سے کوئی امید اور التماس مت کرو۔ اور اگر کوئی بات ان میں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ امید ہو کہ نصیحت مان لیں گی تو بہت نرمی سے سمجھا دو اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اول تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا۔ البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

اول۔ یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف آدمی سے اول تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ



پہنچا، چاہتا ہے مگر بے وقوفی کی وجہ سے اور اٹل نقصان کر گزرتا ہے جیسے کسی نے ترچھ پالا تھا۔ ایک فخر شخص ہو گیا اور اسکے منہ پر بار بار کھٹی آکر بیٹھتی تھی۔ اس بچہ کو جو غصہ آیا کھٹی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا۔ کھٹی توڑ گئی اور اس بیچارے کا سر کھیل کھیل ہو گیا۔

دوسری بات یہ کہ اسکے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہو۔ اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصے کے وقت اپنے سے باہر نہ ہو جائے، فدا فراموشی بات میں ملوے کی سی سنگین بدلے۔

تیسری بات یہ کہ دیندار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدا سے غافل ہو جاتا ہے تو اس سے کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہوگی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اس کو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور یہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے۔

چوتھی بات یہ کہ اس کو دنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے جب تک وقت اس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی کہیں زور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندل ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہوگا۔ اور جس کو خود حرص نہ ہو۔ مثلاً کپڑا ہو، مٹا کھانا ہو، ہر وقت دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔

پانچویں بات یہ کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ خدا جانے اس کی کس بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آجائے۔ ان پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا کر لینے سے پہلے کر لینا چاہیے اور جب کسی میں یہ پانچ باتیں دیکھ لیں اور راہ و رسم پیدا کر لی اب اسکے حق چھی طرح ادا کرو۔ وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی ضرورت میں کام آؤ۔ اگر خدا نے تعالیٰ گناہ نشہ دیں تو اس کی مدد کرو۔ اس کا بھید کسی مت کہو جو کوئی اس کو بڑا کہے اس کو خیر مت کرو۔ جب وہ بات کہے کان لگا کر سنو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھاؤ اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگزر کرو اور اس کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو، اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط رکھنا ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو بُرائی میں بھی نہیں، اور جو بیچ کے رہ گئے جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور بُرائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت

عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، اسلئے جہاں تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو، اور ان کی دنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو اور ان کی خاطر اپنا دین مت برباد کرو۔ اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اس سے دشمنی مت کرو کیونکہ اس کی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ بُرائی ہوگی تو تم سے اس کی سہارا نہ ہو سکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ گی اور دنیا اور دین و نول کا نقصان ہوگا۔ اس واسطے درگزر ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمہاری عزت اور بر خاطر داری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو۔ اور بہت کم اطمینان ہے کہ ان کے یہ بڑاؤ صاف دل سے ہوں اس کی امید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کہے تم نہ نہ غصہ ہو، نہ تلعجب کرو کہ اس نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے بڑے ہونے کا یا میرے علاقے کا کچھ خیال دیا کیونکہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو۔ سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ۔ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اور دل پر کیوں تعجب کرتی ہو۔ خلاصہ یہ کہ کسی بکری کی بھلائی کی امید مت رکھو۔ نہ تو کسی قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی، اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی امید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کسی فدا بھی رنج نہ ہوگا، اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ ملانے کا تو اس کو بلا دو نہیں تو غاموش رہو۔ اور اگر کسی کو کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس شخص کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے تو بھوکہ میسے کسی گناہ کی سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو۔ اور اس شخص سے رنج مت رکھو۔ غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو، نہ بُرائی کو، بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو۔ اور ان سے ای کام رکھو، اور ان کی ہمتا بعداری کرو، اور ان ہی کی یاد میں لگی رہو، اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔ تمت